72880 ـ حرام و حلال اشياء كے كيفے كى كمائى كھانے كا حكم

سوال

كيفے كى آمدنى سے آنے والے مال كا حكم كيا ہے، ميں يہاں چند ايك امور كى وضاحت كرتا ہوں:
1 ـ ڈس كا استعمال كيا جاتا ہے، اور يہاں فحش گانے اور فٹ بال ميچ ہى ديكھے جاتے ہيں.
2 ـ شطرنج كھيلى جاتى ہے، اور گاہك اس طرح آپس ميں كھيلتے ہيں كہ ہارنے والا كھانے پينے كے اخراجات ادا كريگا، يا پھر جيتنے والے كو رقم دےگا، اور اس ميں كيفے كا بھى حصہ ہوگا.
3 ـ بہت زيادہ حقہ نوش كيا جاتا ہے.
4 ـ نوجوان آكر صرف اس ليے بيٹھتے ہيں كہ آنے جانے والى عورتوں كو ديكھيں، جن ميں اكثر بے پرد ہوتى ہيں.
5 ـ كيفے ميں بيٹھے افراد ايك دوسرے كو بہت ہى گندہ مذاق اور گرے ہوئے بازارى الفاظ استعمال كرتے ہيں.
اب سوال يہ ہے كہ: كيا اس كيفے كى آمدنى حلال اور حرام مال سے مختلط ہوگى ؟
اور كيا ميں اس مال كو كھا سكتا ہوں، ميں كوئى كام نہيں كرتا، يہ علم ميں رہے كہ يہ كيفے ميرے والد صاحب كى ملكيت ہے، اور وہى اسے چلاتے ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مذكورہ طريقہ سے ڈش اور كيبل كا استعمال كرنا، اور حقہ نوشى كرنا، اور جوا كھيلنا اور قمار بازى، اور ايك دوسرے كو گندے الفاظ بولنا، اور بے پرد عورتيں ديكھنا، يہ سب كچھ حرام اشياء ميں شامل ہوتا ہے، اور اس كا گناہ ہر اس شخص پر ہے جو اس كا خود مرتكب ہو، يا پھر اس ميں تعاون كرتا ہو، يا اسے ديكھ كر اس سے منع نہ كرے اور انہيں ايسا كرنے دے.

اور بلا شك و شبہ ان حرام اشياء كا ارتكاب كرنے كےليے كفيے كھولنا حرام ہے، اور ان اعمال كى بنا پر ، يا ايسا كرنے كى اجازت دينے سے اس كيفے كى جو آمدنى ہو گى وہ بھى حرام ہے.

كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم نيكى و بھلائى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہا كرو، اور گناہ و برائى اور ظلم و زيادتى ميں ايك

دوسرے کا تعاون نہ کرو اور اللہ تعالی سے ڈر کر تقوی اختیار کرو یقینا اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے المآئدۃ (2).

اور ایك دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی اپنی کتاب میں تم پر اپنا یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ کفر کرتے ہوئے یا اس کا مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تك کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقینا اللہ تعالی سب منافقوں اور تمام کافروں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے النساء (140).

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قولہ تعالی:

تو تم اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو جب تك وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں

یعنی کفر کے علاوہ دوسری باتیں.

یقینا تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو :

تو اس سے یہ علم ہوا کہ گناہ و معاصی کے مرتکب افراد سے جب برائی ظاہر اور واضح ہو رہی ہو تو پھر ان سے اجتناب کرنا واجب ہے، کیونکہ جو ان سے اجتناب نہیں کریگا تو وہ ان کے اس فعل پر راضی ہے، اور کفر پر راضی ہونا بھی کفر ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

یقینا تم اس وقت انہی جیسے ہو .

تو جو شخص بھی ان کے ساتھ معصیت اور گناہ کی مجلس میں بیٹھے اور وہ اس برائی سے انہیں منع نہ کرے تو گناہ میں وہ بھی ان کے ساتھ برابر کا شریك ہے.

جب وہ معصیت کا ارتکاب کریں، اور معصیت و نافرمانی کی بات کریں تو انہیں اس سے منع کرنا واجب ہے، اور اگر وہ انہیں منع کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو پھر وہ وہاں سے اٹھ جائے تا کہ وہ بھی اس آیت کے تحت انہی لوگوں میں شامل نہ ہو جائے " انتہی.

اور حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اور یقینا جب اللہ سبحانہ وتعالی کوئی چیز کھانا حرام کرتے ہیں تو اس کی قیمت بھی حرام کرتے ہیں "

مسند احمد اور سنن ابو داود حدیث نمبر (3026) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (5107) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

شطرنج اور لڈو وغیرہ کھیلنے کی حرمت کے متعلق آپ سوال نمبر (14095) اور (22305) کے جواب میں دیکھیں.

اور یہ کھیل ہارنے والے کا جیتنے والے کو رقم دینا، یا ہارنے والے شخص کا کھانے پینے کے بل کی ادائیگی کرنا قمار بازی اور جوا میں شامل ہوتی ہے، اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (20962) کے جواب کا مطالعہ کریں.

دوم:

اگر آپ کے والد کی کمائی کا کوئی اور بھی ذریعہ ہو، یا پھر اس کیفے میں وہ اشیاء بھی ہوں جنہیں فروخت کرنا مباح و جائز ہے، مثلا چائے، قہوہ وغیرہ تو آپ کے والد کی کمائی کا مال مخلوط ہے جس میں حلال اور حرام دونوں ہی ملے ہوئے ہیں، جب آپ ضرورتمند ہوں تو اس مال کو کھانے اور استعمال کرنے میں آپ کے لیے کوئی حرج نہیں، لیکن ورع و تقوی یہی ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے.

حاشیۃ الدسوقی میں لکھا ہے:

" آپ کے علم میں رہے کہ جس کے مال کا اکثر حصہ حلال ہو اور اس میں کم مقدار حرام کی ہو تو معتبر یہی ہے کہ اس کے ساتھ لین دین کرنا اور قرض لینا اور اس کے مال سے کھانا جائز ہے....

لیکن جس شخص کا زیادہ مال حرام ہو اور اس میں حلال مال کی مقدار کم ہو تو پھر اس میں معتبر یہی ہے کہ اس کے ساتھ لین دین کرنا، اور اس کے مال سے کھانا اور قرض کے معاملات کرنا مکروہ ہیں.

اور جس شخص کا سار مال ہی حرام ہو، اور وہ اس حرام میں مستغرق ہو تو ایسے شخص سے لین دین اور معاملات نہیں کیے جائینگے، اور اس کے ساتھ مالی تصرف وغیرہ کرنے سے باز رہا جائیگا " انتہی.

دیکھیں: حاشیۃ الدسوقی (3 / 277).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اگر والد کی کمائی حرام ہو تو اسے وعظ و نصحیت کرنی واجب ہے، یا تو آپ خود اسے نصیحت کریں، اگر آپ خود ایسا کرنے کی استطاعت رکھتے ہوں، یا پھر اہل علم میں سے کسی عالم دین سے تعاون حاصل کریں جو اسے نصیحت کرے، یا اس کے کسی دوست و احباب سے تعاون لیں ہو سکتا ہے وہ اسے کچھ سمجھا کر اسے اس حرام کمائی سے باز رہنے اور ترک کرنے پر راضی کر سکیں.

اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر آپ کے لیے بقدر ضرورت اس کے مال سے کھانا جائز ہے، اور اس حالت میں آپ پر کوئی گناہ نہیں ہوگا، لیکن آپ کو اس حالت میں بھی اپنی ضرورت سے زیادہ مال نہیں لینا چاہیے، تا کہ حرام کمائی والے شخص کے مال سے کھانے کے جواز کا شبہ پیدا نہ ہو " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (3 / 452).

مزید معلومات کے حصول کے لیے آپ سوال نمبر (45018) اور سوال نمبر (21701) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے والد کو ہدایت نصیب فرمائے، اور اس کی حالت کی اصلاح کرے، اور آپ کو رزق حلال نصیب فرما کر اس میں برکت عطا کرے.

واللہ اعلم .